ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

خیر الکلام فی بناء الاسلام

مطبع مصطفائی طبع
در سنہ ۱۲۸۳ مصطفا محمد خان طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العالمین اور نعت سید المرسلین کے عرض ہی کہ سب مسلمان اس رسالہ **خیر الکلام** کو ملاحظہ فرمائین اور اپنی عورتون کو اور لڑکون کو پڑہائین اور معنی پانچون بنای اسلام کے تحقیق کرین اور جان و دل سے اوسپر قایم رہین * لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ * یعنی نہین ہی کوئی لایق عبادت کے سوای اللہ کے اور محمد جو ہین بہیجے ہوے اللہ کے ہین اب سُننا چاہیے کہ ایمان کے دو رکن ہین خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول خدا کا جاننا اسطرح ہوتا ہی کہ اوسکا شریک دوسرے کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول جاننا اسطرح ہوتا ہی کہ اوسکے سوای دوسرے کی راہ نہ پکڑے اوس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سُنت کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو بدعت سو ہر کسیکو چاہیے کہ توحید اور اتباع سُنت کو خوب مضبوط پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے کیونکہ یہ دو چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور باقی گناہ اوس سے نیچے ہین کہ وہ اعمال مین خلل ڈالتے ہین بیان پانچون بنای اسلام کا حدیث شریف مین یون آیا ہی اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

یعنی مشکوٰۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل کیا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لایق نہین سوای اللہ کے اور یہ کہ محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی اور قایم کرنا نماز اور دینا زکوٰۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے

فائدہ یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہی کہ جسپر وہ چیز قایم ہوتی ہی اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز بھی قایم نرہے جیسے کہ نگی بنیاد زمین پر اور چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر ویسے دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہ پانچ چیزین ہین گویا اسلام انھین پر قایم ہی اور دین کی اصل الاصول بھی ہین سو اول اور افضل انمین گواہی دینا ہی اس بات پر کہ خدا تعالیٰ کے سوای کوئی بندگی کے لایق نہین اور محمد رسول اللہ صلعم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہی دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہی کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہی تیسری بنیاد اسلام کی زکوٰۃ دینا ہی مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہی اور چوتھی بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہی پانچوین بنیاد اسلام کی رمضان کا مہینہ بھر روزہ رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہی پر اس مقام پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے معنی اور مطلب دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہین بلکہ برخلاف اوسکے عقیدہ رکھتے ہین اور پھر دعویٰ اسلام کا کیے جاتے ہین سو سننا چاہیے کہ شہادت کہتے ہین گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہی جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بے شک وشبہ ثابت ہو اوسکی خبر دے تو وہ گواہ سچا ہی اور اگر اوسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹا ہی اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہی ہو جیسے حضرت کے وقت مین منافق حضرت سے کہتے تھے نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی ہم گواہی دیتے ہین البتہ تم پیغمبر بیشک ہو خدا کے اور دل سے اس بات پر یقین نہین لاتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین انکو فرمایا کہ اللہ جانتا ہی کہ اے پیغمبر تو اوسکا پیغمبر ہی

مگر وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ یعنی اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافق
البتہ جھوٹے ہین اس لیے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے ہین اور یقین کامل اوسکا اونکو نہین
اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوجاوے اوسکے بعد جب
زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہی اور کوئی نہین اور محمد صلعم بندہ اوسکا ہی اور
رسول ہی تب اوسکا زبان سے کہنا سچا ہوا اور وہ کہنے والا مسلمان ٹہیرے اور نہین تو
نہین پہر اگر زبان سے کہا اور دلمین اوسکے یہ بات نہین تو بہی مسلمان نہین بلکہ منافق ہی
اور اگر دلسے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بہی مسلمان نہین ہان اگر گونگا ہو تو
لاچاری ہی یا دلمین یقین آنیکے بعد فوراً مرگیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اوسکا کچہ قصور نہین
پہر جو شخص دلسے یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اوسنے گویا یہ بات کہی کہ مین مشرک
اور بت پرست اور پیر پرست اور ستارہ پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور نصاریٰ
اور ہنود وغیرہ سب دینونسے دست بردار ہوا اسواسطے کہ اوسنے اقرار کیا کہ سوای خدا کے
کوئی اور معبود نہین اور سوای اوسکے مین کسیکی عبادت نکرونگا سو اسکی تقریر یہ ہے کہ
آپ کو نہایت ذلیل کرنا اور کسی کی نہایت تعظیم کے واسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور
پرستش ہی جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتہ باندہ کر اوسکے روبرو کہڑا ہونا اوسکے مکان کا
طواف کرنا اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اوسکے نام کا روزہ رکہنا اوسکے نذر منت بدنا
اوس سے مراد مانگنا اوٹہتے بیٹہتے مشکل آسانی کے وقت اوسکا نام مدد کے واسطے لینا
اوسکے نام کا ورد و وظیفہ کرنا اوسکی عبادت کرنیوالیکے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت
ہین تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لایق نہین سوای اللہ کے تو اوسکا
مطلب یہ ٹہیرا کہ میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوچکا کہ کوئی اس لایق نہین کہ اوسکو
سجدہ یا رکوع کریے یا اوسکے نام کا روزہ رکہیے یا اوسکے نام پر مال خرچ کریے
یا اوسکے نام کو ورد و وظیفہ کیجیے یا مشکل کیوقت اوسکو پکاریے اوس سے مدد مانگیے

آسانی کے حال مین اوسکی شکرگزاری مین اوسکی حمد کیجیے سوای اللہ کے کوئی اس لایق نہین نہ کوئی
بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسیکا جسم نہ کسیکی روح نہ کوئی امیر و فقیر نہ کوئی جن اور فرشتہ نہ کوئی بہوت
و پری نہ کسیکا مکان نہ کسیکا چلہ اور نشان نہ کسیکا جہنڈا اور تہان نہ کسیکا پنجہ اور قدم نہ کسیکی
مورت اور تصویر نہ کسیکی قبر کہ اوسکے واسطے یہ کام کیجیے کہ یہ کام عبادت مین اور عبادت کے
لایق اللہ ہی کہ اوسکی عبادت کیجیے اس لیے کہ عبادت اوسیکی کرنا چاہیے جو خود مستغنی اور بے پروا
ہو اور اوسکے سب محتاج ہون اسواسطے کہ اگر سب اوسکے محتاج نہون تو خود مستغنی اور بے پروا
ہون پہر بے پروا ہو کر کیون کسیکی عبادت کرے اور جسکی عبادت کرے اگر وہ مستغنی نہو گا تو محتاج
ہو گا پہر محتاج محتاج برابر ٹہیرے ایک محتاج دوسرے محتاج کی کیون عبادت کرے
پہر جو مستغنی سب بے پروا ہو گا تو وہ خود بخود ہوا ہو گا اوسکو کسینے پیدا نہ کیا ہو گا اور قدیم ہو گا اور
ہمیشہ رہیگا اور سب عیبونسے پاک ہو گا اور سنتا بہی ہو گا اور دیکہتا بہی ہو گا اور بولتا بہی ہو گا
اور اپنے کامون سے کچہ اوسکو اپنی غرض نہو گی اور کوئی کام اوسپر واجب نہو گا اور جسکے سب
مخلوق محتاج ہونگے وہ سب کام کی قدرت بہی رکہتا ہو گا اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا
اور غیب کا عالم ہو گا کہ سب کا حال اوسکو مفصل معلوم ہو گا اور وہ زندہ ہو گا اور ایک ہو گا تو سبکا
پیدا کرنیوالا بہی وہی ہو گا تو جب آدمی نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا تو اوس سے مراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہین
جو خود مستغنی اور بے پروا ہو کسی چیز کی اوسکو پروا نہو اور سب اوسیکی طرف محتاج ہون مگر
اللہ ہی ایسا ہی کہ خود مستغنی اور بے پروا ہی اور سب اوسکے محتاج ہین تو جو کچہ وہم اور خیال مین آوے
عرش سے فرش تک بزرگ خورد جسم روح مردے زندے جن بہوت پری یا کوئی درخت یا کوئی
پتہر یا کسیکا جہنڈا یا نشان یا کسیکا چلہ یا مکان یا کسیکی قبر یا کسیکی تصویر یا کسیکا پنجہ یا کسیکی
مورت یا کسیکا تہان غرض سوای خدا کے جو کچہ ہی کوئی چیز اس لایق نہین کہ اوسکے واسطے
نماز کریے یا روزہ رکہیے یا اوسکے نام پر مال خرچ کریے یا اوسکے مکان کا طواف کریے یا اوسکے
واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجا لایئے اسواسطے کہ سوای خدا کے کوئی

بیان ایمان بالرسول

مستغنی اور بے پرواہ نہین سب مخلوق اوسکی طرف محتاج ہین کہ خدا ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوے ہین اور حادث ہین قدیم نہین اور نیست و نابود ہونے والے ہین اور سوای خدا کے سب نقصانوں سے کوئی پاک نہین اور سوای خدا کے سب کو کچھ کچھ غرض لگی ہے اور سب محکوم ہین اور سوای خدا کے کسیکو سب کامونکا اختیار اور قدرت نہین اور سوای خدا کے کسی چیز مین مستقل تاثیر نہین کوئی عالم غیب کا نہین تو جو شخص کلمہ کہی اور لا الہ الا اللہ کے یہ معنی نسمجھے یا ان باتون مین سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اوسکا ایمان نہین اور وہ مسلمان نہین اور جو شخص لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمد عبدہ و رسولہ کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور انکار کرے وہ بہی مسلمان نہین تو اب اسکا مطلب دریافت کیا چاہیے سو وہ یہ ہے کہ یقین کامل سے بیشک و بے شبہ جانے اور زبانسے اقرار کرے کہ محمد صلعم بندے اللہ کے ہین اور بہیجے ہوے اوسکے پیغام پونہچانے کیواسطے آنحضرت پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول اوسکے ہین تو اوس سے بوجہا گیا کہ پیغمبر بہی آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہین اس سبب کہ اگر بندے نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام کسکی طرف سے لاتے پہر جب وہ بندے ٹہیرے تو بندگی بہی خدا کی اونپر لازم ٹہیری اور وہ آدمی تہے اور سب مخلوق سے چہنکر جو اونہین کو پیغمبر کیا تو اوس سے معلوم ہوا کہ اونمین اوصاف ایسے جمع ہوے تہے جو آدمی کے حق مین اوس سے زیادہ کمال نہین اور وہ اوصاف یہ ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفس ہونا اور مطیع رہنا اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت رحمت تقوے پرہیزگاری ہونا اور کسیکا غلام نہونا اور سوای اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلے درجہ پر ہین سب اونمین تہے پہر جب لوگونکو ہدایت کیواسطے پیغمبر کرکے بہیجا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ اونکو خدا کے حکم سے ہو جب کام کرنا چاہیے خود مختار نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے کام کے

کسب کا اختیار دیا ہے اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر و نہی کیون ہوتا اور یہ معلوم رہے
کہ جب کوئی دعویٰ کرے کہ مین خدا کیطرف سے پیغمبر ہون تو اوس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر معلوم نہو
اور اوسمین اور دوسرے آدمیون مین فرق نہ ٹھیرے تو پیغمبر کیواسطے معجزہ بھی ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ
اوسکے ہاتھ سے ایسا کام کروا دے جو خلاف عادت ہو تاکہ لوگ اوسکو سچا جانین اور منکر اوسکی
بات پر یقین لائین اور اوسکا کہا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور بھی ضرور ہین
ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹ کبھی بولا ہو نہ بولتا ہو دوسرے یہ کہ معصوم ہو کوئی اوس سے گناہ نہوتا ہو
تیسرے یہ کہ خدا کا حکم لوگونکو پہونچا دے چپ چاپ نہ بیٹھ رہے تو سچا ہونا اس لیے کہ اگر جھوٹ بولتا ہو
تو اوسکی اور سچی بات کا بھی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری اوسکی خدا نے معجزہ سے ثابت کروا دی
تاکہ لوگ اوسکو سب باتمین سچا جانین اور اوسکا کہا مانین پھر وہ جھوٹ بولے تو گویا اللہ تعالیٰ نے
جھوٹے کو سچا کروایا اور جھوٹے کی بات ماننے کا لوگونکو حکم دیا اور یہ بات اللہ تعالےٰ سے محال
اور غیر ممکن ہے اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہے کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اوس سے
حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار ٹھیرا اور سب لوگونکو اوسکی پیروی کا حکم ہے پھر جو کوئی اوسکی پیروی کریگا
وہ بھی گنہگار بنے تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نہ پائین بلکہ گمراہ ہو جائین اور رسول بھیجنے سے
جو غرض ہے لوگونکی ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا بھی ضرور ہے اور
پیغمبر کو حکم خدا کا پہونچانا اسواسطے ضرور ہے کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپا دے تو اوسکے رسول کرنے سے
جو غرض تھی وہ حاصل نہوئی اور اوسکا رسول ہونا لغو ہوا اور خدا تعالیٰ سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہے
اور یہ بھی معلوم رہے کہ جو باتین بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتی ہین جیسے کھانا پینا سونا جاگنا
جا ضرور اور پیشاب نکاح کرنا پیغمبر کے حق مین نقصان نہین ہین اگر یہ باتین اوسمین نہون تو وہ آدمی
نہ ٹھیرے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہ بات کہی اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو اوسنے یہ اقرار کیا
کہ مین یقین کامل سے بیشک و شبہ جانتا ہون اور زبانسے اقرار کرتا ہون کہ محمد بندے اللہ کے تھے
خدا کی عبادت اونپر بھی واجب تھی اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش

خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع غرض کہ سب اوصاف جو کچھ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اونمین سب سے زیادہ تھے جسقدر آدمی کے حق مین ممکن ہین اور وے سچے تھے سب گناہون سے معصوم اور خدا کا حکم سب بعینہ اونھون نے پونہچایا اور جو کچھ اونھون نے فرمایا وہ حکم خدا کا تہا اور اونکے کام سب خدا کے مرضی کے موافق تھے سو اونکے فرمودہ کو مین نے سچا جانا اور اونہین کا راہ اور روش مین نے اختیار کیا اور دوسرون کے راہ روش سے مینے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہین اور جو رسول نہین تو وہ معصوم بھی نہین تو اوس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہی تو جب گناہ ہونا اوس سے ممکن ہوا تو اوسکے راہ روش کا اعتبار بھی نہین اور اوسکی اطاعت ہمپر واجب نہین مگر ہان جسکے راہ روش کو خود رسول فرما دے کہ وہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ رسول کے فرمودے بموجب عمل ٹہیرا پہر جو شخص بحکم محمد صلعم کے کسی اور کی راہ اور روش اور اطاعت اختیار کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اوسنے گویا محمد رسول اللہ کا انکار کیا اور یہ جو گواہی دیتا ہی کہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ سو اوسکی یہ گواہی جہوٹی ہی یا اگر پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جہوٹہ بولنے کی یا وحی نہ پونہچانیکی یا گناہ کرنیکی یا بدخلقی یا طمع نفسانی یا حب جاہ یا رذالت کی نسبت کی تو بہی وہ مسلمان نرہا اور اوسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹہیرا اور جو شخص صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکہے اور حکم شریعت کا نمانے تو وہ بہی مسلمان نہین سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہین ایک اسطرح پر کہ فلانا کام نکرو دوسرا اسطرح پر کہ فلانا کام کرو سو جسکے کرنیکا حکم ہی اول اوسمین سے پہلا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کا دلسے یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے اوسمین نماز ادا کرنا ہی کہ وہ سترہ رکعت ہین ایکدن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اور اوسکے معین ہین کہ کمی بیشی کا اوسمین کسیکو اختیار نہین اوسکی مثال ایسی ہی سمجہا چاہیے کہ جیسے ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنی رعایا سے جنکا ایک خاص چیلے کو دربار داری کا پانچ وقت حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پہر اگر وہ دربارداری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور مار کہاوے اور سب رعیت کے نزدیک نمک حرام ٹہیرے

اور اوسکا اعتبار جاوے اور اگر پادشاہ کے حکم بموجب غسل کرکے خوشبو لگا کر سب کام اپنے چھوڑ کر
باول وقت دربار کو نہایت شوق سے اور خوف سے جا کر دربار مین حاضر ہو آداب مجرا بجا لاوے اور
پادشاہ کی ثنا و صفت کرے اور پادشاہ کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے اور اپنی حاجتین
جو منظور ہون سو پادشاہ سے عرض کرے پھر پادشاہ کا جو حکم ہو اوسکو جان و دل سے قبول کرے اور
اپنا فخر اور عزت سمجھے اور اپنے اوپر پادشاہ کی عنایتین دیکھکر اوسکو آداب مجرا بجا لاوے پھر جب حکم ہو
تب رخصت ہو تو ایسے چیلیکا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہوا اور ہر بار دربار مین عنایتین
پادشاہ کی اوسکے حال پر متوجہ ہون اور اوسکو سب رعیت پر فخر ہوا اب اسیطرح نماز کو سمجھا چاہیے کہ
اللہ تعالی نے سب مخلوق سے چنکر آدمیکو اپنا خاص چیلا بنایا اور اوسکو پانچوقت اپنے دربار مین
حاضر ہونیکا حکم دیا پھر اگر یہ پنجوقتہ نماز ادا نکرے تو ساری مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نمک حرام ہوئے
اور غضب الہی اوسکیطرف متوجہ ہوا اور روز حشر پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ
عالیجاہ خدا تعالی کے یہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرے یا وضو سے پاک کرے
اور باطن اپنا نجاست باطنی یعنی شرک اور بدعت کے گناہون سے طاہر کرکے اچھی پوشاک اوس دربار کے
دستور موافق پہنکر دربار مین جا کر مصلے پر حاضر ہوا اور کعبہ شریف کو اوسکی تخت گاہ جلال خیال کرکے
اوسکیطرف منہ کرے اور سوای اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہوکر دونو ہاتھ کانون تک
اوٹھا کر کہے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی بڑی شانوالا کہ مینے دونون جہانین اوسکو بزرگتر جانا پھر یہ
جانے کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون تو کہے اے اللہ تو بہت پاک ہی اور سب خوبیان
تجھمین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی اور سوای تیرے اور کوئی معبود
نہین ہی اور مین کسیکی عبادت نہین کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ سے راندا گیا ہی اوس سے تو مجکو بچا
اور اوسکو مجھسی دفعہ کر تاکہ میری عرض معروض مین خلل نہ ڈالے اب مین اپنی عرض یہ رکھتا ہون
اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت
مہربان اور نہایت رحم والا سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو سارے جہانکا پرورش کرنے والا

بہت مہربان نہایت رحم والا ہی قیامت کے دنکا وہی مالک ہی جسکو چاہے بخشے جسکو چاہے سزا دیوے
سو مین تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہون اور تجہی سے مدد چاہتا ہون تیرے سوا اور کیطرف رجوع
نہین کرتا سو تو ہی دکہادے مجکو راہ سیدہی کہ مین تیری مرضی موافق کام کردن میون ولیون کی اوپر
مجکو چلا اور جو لوگ اونکی راہ چلنے کا جہوٹہ موٹہ دعوی کرتے ہین وہ تیرے غضب مین گرفتار ہین
اور راہ سے بیراہ ہین اونکی راہ مجکو نہ چلا اور یہ میری دعا اور عرض قبول کر پہر رکوع مین جاوے
تو یہ خیال کرے کہ مین نے اپنی پیٹہ تیرے سامنے جہکادی جو حکم تو پہر کہدے وہ ہمین قبول ہی اور
زبانسے کہے کہ بہت پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا پہر سر اوٹہاکر کہڑا ہو کہ مین اسبات پر سیدہا
اور مضبوط ہون اور زبانسے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے اوسکی اللہ سنتا ہی اور اے اللہ
تو ہمارا پروردگار ہی اور تیری ہی سب خوبیان ہین پہر سجدا کرے اور جانے کہ مین اوسکے روبرو
نہایت ناچیز ہون خاک کے برابر کہ اپنا اشرف اعضا جو سر تہا سو مین نے اوسکے سامنے خاک مین
ملادیا اور وہی بہت بڑا ہی اور کہے کہ بہت پاک ہی میرا رب بڑے مرتبے کا پہر سر اوٹہا دے اور
بیٹہے اوسکی شکر گزاری مین کہ مجکو اس مرتبے کو پونہچایا کہ اوسکے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض
کرتا ہون دوسرا سجدا کرے پہر بیٹہے اور یہ جانے کہ گویا اوسنے یہ میری بندگی قبول کی اور اپنے
روبرو دربار مین بیٹہنے کا حکم دیا تو خالی بیٹہنا بہی بے ادبی ہی تو وہان بیٹہکر یہی کہے کہ سب عبادتین
زبان کی اور سب بندگیان بدن کی اور سب عبادتین پاک مال کی اللہ ہی کے واسطے ہین اور
سلام تجہ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور مہربانیان اللہ کی کہ اس وسیلہ سے مین اس دربار تک پونہچا
اور ہم سب اس بارگاہ کے چیلون پر اور اس درگاہ کے بندون پر اور جتنے اللہ کے اچہے بندے ہین
سب پر سلام کرتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوای اللہ کے بندگی کے لایق نہین اور
محمد اوسکا بندا ہی اور اوسکے طرفسے رسول پہر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
یعنی ادہر اودہر دہان کے اور درباری وغیرہ جو ہین ان دنکیو اسطے یہ سلام ہو پہر جب یہ اسطرح سے
آداب اور مجرا اور حاضری دربار کی بجالاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبا ٹہیرے

معنی زکوٰة

اور ہر وقت اوسپر عنایت الٰہی نازل ہے جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی تو اب جاننا چاہیے کہ تیسرے
زکوٰة ہے تو اوسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے پادشاہون کیطرف سے رعایا پر کچھ حقوق پادشاہی بندھے
ہوئے ہین جیسے کھیتی والونپر محصول اور چاروں پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ حقوق
پادشاہی نہ ادا کرین تو سزا پاتے ہین اور اونکی کھیتی اور ملک و معاش ضبط ہو جاوے اور خالصہ مین
لگ جاوے یا کسی اور کے حوالہ ہو جاوے اور اگر حقوق پادشاہی ادا کرین تو پادشاہ کی حمایت مین
رہین اور کوئی اونپر دست اندازی نکرنے پاوے ایسا ہی سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو مال و متاع
حاجت اصلی سے زیادہ دیا اوسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر ہماری نذر گذرانا کرین
اور محتاج لوگ اپنی طرف سے اوسکے لینے کو مقرر کیے گویا اون محتاجونکی تنخواہ اون مالدارون کے
ذمے مقرر ہوئی پھر جو کوئی زکوٰة حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دنیا مین بھی اوسکا
مال و متاع ضبط ہو جاوے یا اور کسی حق گذار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہی کہ دنیا کے پادشاہ فوراً املاک و معاش
ضبط کر لیتے ہین اور اللہ تحمل والا ہی تھوڑی مدت کے بعد کرتا ہی اور اگر زکوٰة حق اللہ کا ہمیشہ ادا کرے بیشک
تو اللہ کیطرف سے اوسپر رحمت ہو اور اوسکا مال و متاع محفوظ رہے اور روز بروز جسطور پر اوسکے
حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور چوتھے حج ہی تو اوسکو یون معلوم کیا چاہیے کہ جیسے پادشاہونکا

معنی حج

تخت گاہ مقرر ہوتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی پادشاہ کیطرف سے کسی خدمت اور منصب پر سرفراز
ہووے وہ پای تخت مین حاضر ہو کر نذر گذرانے اور آداب مجرا بجا لاوے اور سند پادشاہی
پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا یاغی ہو اور پھر اپنے قصور معاف کرانیکو آپسے پایۂ تخت مین
جا کر حضور مین حاضر ہو تو پچھلی خطائین اور قصور اوسکے معاف ہون ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے باوجود یکہ
وہ زمان اور مکان سے پاک ہے دنیا مین کعبۂ شریف بمنزلہ اپنی تختگاہ اور پایۂ تخت کے ٹھیرایا اور
حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار ہو کر اپنے پاس سے کھاتا جاوے اور کھانا آگے
اور اپنے گھر والونکو جنکا کھانا کپڑا اوسپر واجب ہی اسقدر دیجاوے کہ اوسکے آنے تک اونکو کسی سے
مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبۂ شریفہ مین ایک مرتبہ حاضر ہو اور دربار عام کی روز نذر گذرانے

پانچوان روزہ

اور آداب مجرا بجالاوے اور دست مبارک کو بوسہ دے پہر اوس سے اگر کوئی قصور بہی ہو گیا ہوگا
تو وہ معاف ہو جاویگا اور ہمارے حضور یون مین وہ گنا جاویگا پہر بڑی بدنصیبی اوسکی جو دنیا کے پادشاہ
بلکہ ادنا اونا امیر ونکے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانے اور خدائی دربار یعنی حج سے باوجود
قدرت کے دل چرا وے پہر پانچوین رمضان مین مہینے بہر تک روزے رکہنا ہی تو اوسکو یون سمجہنا چاہیے
کہ جیسے صاحب ملک صاحب ارادہ پادشاہ دشمنونسے لڑائی کیواسطے اور ملک فتح کرنیکے لیے
جاڑیکے ایام مین کوچ و سفر مقرر کرتے ہین کہ اون روزون دشمن زیر کیے جاتے ہین اور اپنی
فوجکو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہی تو شیطان اور نفس یہ نیک راہ کے
دشمن ہین اور چاہتے ہین کہ لوگون پر ہماری ہی حکومت رہے سو اللہ تعالے نے رمضان کا مہینا
اسواسطے مقرر کیا کہ سال بہر مین ایک مہینا بہر شیطان اور نفس سے بخوبی لوگ لڑین اور نفس کی
خواہشونسے یعنی کہانے پینے جماع سے دن بہر اوسکو روکین اور اوسکے مخالف کام کرین
اور عبادت خدائی اور دنونسے زیادہ اوس مہینے مین بجالاوین قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف
اور ذکر او شغل کرین تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بہی مسلمانون کو خدائی راہ مین محنت
اور مشقت کرنا سہل ہو جاوے اور پہر جو چیز خدا نے کہانا اور کرنا منع کیا جب سامنے آوے یا
ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہین کہ یہ شخص یہ کام کرے
تو یہ شخص جانے کہ اس کام سے میرا روزہ رہے اور جیسے روزے مین کہانے پینے سے صبر ہوتا ہی اور
باوجود حاجت اور خواہش کے کہاتے پیتے نہین ویسے ہی اوس غیر مشروع کام سے بہی اپنے تئین
روکین غرض کہ یہ پانچ کام ہین خدا اور رسول کو برحق سمجہنا اور زبانسے اقرار کرنا اور نماز پڑہنا
اور مال ہو تو زکواۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بہر روزے رکہنا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ خیر الکلام فی بناء الاسلام گیارہوین شعبان کو مطبع مصطفائی
مین محمد عبد الواحد خلف محمد مصطفے خان مغفور کے اہتمام سے چہپکر تیار ہوا فقط